بریلویت کی خانہ تلاشی
مرتب
محمد محمود کیرانوی ندوی
www.RazaKhaniMazhab.com

بریلویت کی خانہ تلاشی

مصنف :-

محمد محمود کیرانوی ندوی

سابق استاذ شعبہ عربی کلیۃ الندوۃ

شولگری

ناشر

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند یوپی

نام کتاب — بریلویت کی خانہ تلاشی
تصنیف — محمد محمود کیرانوی ندوی
ناشر
صفحات
تعداد — گیارہ سو
سنہ طباعت — ۲۰۰۰ء

ملنے کے پتے:

کلیۃ الندوہ
ندوہ نگر، شولگیری، ہسور ٹامل ناڈو۔ ۶۳۵۱۱۷

اقراء کتاب گھر
آئی۔ٹی۔آئی جنکشن، مدینہ مسجد وشاکھا پٹنم

ناشر

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند یوپی

فہرست مضامین

کرنے پر مجبور ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ انہوں نے خوف خدا سے مکمل بے نیاز ہو کر خالص دنیا کی ناموری اور عزت کے لئے شعوری یا غیر شعوری طور پر انگریزوں کا آلہ کار بن کر تکفیری فتنہ کو ایک مہم کی شکل دی اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو اس کے لئے وقف کر دیا اور چوں کہ وہ پڑھے لکھے آدمی تھے، اس لئے اپنی علمی اور تصنیفی صلاحیتوں کے ذریعہ مسائل کے اختلاف فروع دین میں مختلف نقطہائے نظر کی بحثوں میں لوگوں کو الجھا کر اپنی ناخدا ترسی اور بدنیتی پر دبیز چادر ڈال دی تھی۔ جس کی وجہ سے کچھ سادہ لوح اور کچھ خالئ الذھن لوگ انکے مکر میں آ گئے۔ لیکن۔

مصرعہ! نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند مخلصھا۔

"بریلویت کی خانہ تلاشی" اپنے قارئین کو اس راز سے آشنا کرنے والی ایک کتاب ہے۔ مصنف نے حوالوں سے پوری کتاب کو مزین کر دیا ہے تاکہ قارئین کتاب بے اعتمادی کا شکار نہ ہوں۔ بریلویت کی خانہ تلاشی اپنی سادہ عام فہم اور سلیس زبان کی وجہ سے عام مسلمانوں کے لئے بھی مفید ہوگی۔ اور بریلوی فتنہ کے تاریخی خد و خال سے تعلیم یافتہ طبقہ کو بھی آشنا کرے گی۔

اللہ پاک مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور تصنیف کو قبول عام کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

سید طاہر حسین گیاوی

۲۵/ جون ۹۹ء

بمطابق

۱۰/ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

تائیدی کلمات

حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ امابعد

بریلویت جس کے بانی مولانا احمد رضا خان بریلوی ہیں شریعت محمدی کے متوازی ایک خود ساختہ شریعت ہے جس کے اپنے الگ اصول و عقائد ہیں اپنے الگ فرائض و واجبات ہیں۔ اپنے الگ احکام و قوانین ہیں جن کا شرع محمدی سے دور کا بھی تعلق نہیں اور اس کی اساس و بنیاد علماء حق کی مخالفت و معاندت پر رکھی گئی ہے۔

اس فتنہ کے خلاف علماء حق ہر دور میں آواز اٹھاتے رہیں ہیں۔ اور لوگوں کو اس کی حقیقت سے باخبر و واقف کراتے رہے ہیں تاکہ حق کو باطل میں اشتباہ باقی نہ رہے۔ اور متلاشی حق کے لئے حق کی تلاش میں کوئی رکاوٹ نہ رہے۔ زیر نظر کتاب بریلویت کی خانہ تلاشی بھی اسکی ایک کڑی ہے۔ جس کو اس کے مصنف محترم مولانا محمد محمود کیرانوی ندوی صاحب نے بڑی عرق ریزی و جاں فشانی کے ساتھ مرتب و مدون کیا ہے۔

میں نے متعدد مقامات سے کتاب مذکور کو دیکھا اور استفادہ کیا، ماشاء اللہ مصنف زید مجدہ نے موضوع کے متعلق ایک بیش بہا ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔ گہرائی اور گیرائی کے ساتھ تالیف کا حق ادا کر دیا۔

بندہ دعاگو ہے کہ اللہ تعالی مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور تصنیف مذکور کو قبولیت و نافعیت سے نوازے۔ آمین

فقط

محمد شعیب اللہ

مہتمم مدرسہ مسیح العلوم بنگلور

۲۵/ شوال ۱۴۲۰

الحمد اللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین الصطفی اما بعد :

پیش لفظ

حضرات قارئین!

شریعت "بریلویت" کے بانی احمد رضا خان صاحب بریلوی کا خاندانی تعلق سبائی نسل سے تھا۔ اور اس خاندان کی نسبت عبداللہ بن سبا کی طرف کی جاتی ہے۔ موصوف خان صاحب کے آباو اجداد کوفہ کے رہنے والے تھے۔ وہ کوفہ جو خلافت راشدہ میں فتنہ پروری کا پائے تخت اور مرکز رہ چکا تھا۔ یہ خاندان کوفہ سے افغانستان کے علاقہ قندھار پہنچا اور عرصہ دراز تک وہاں آباد رہا۔

یہی وجہ رہی کہ خاں صاحب کا "کوفہ" سے تعلق ہونے کے سبب موصوف کے مزاج میں اکھڑپن، تعصب و تنگ نظری، تندو تیزی عدت وکج روی جیسی صفات موجود تھی۔ اور عبداللہ بن سبا کی نسل سے تعلق ہونے کے سبب "کریلا نیم چڑھا، کی مثال بن گئے۔

عبداللہ بن سبا وہی بدبخت و بد طینت منافقوں کا سرغنہ تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد خلافت راشدہ میں رخنہ اندازی اور مسلمانوں میں تفرقہ بازی کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ خلیفہ بنادیئے گئے اس وقت بھی اس نے بظاہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا خیرخواہ و ہمنوا بنا کر مسلمانوں کو اس شوشہ پر اکسایا کہ خلافت کے زیادہ مستحق بربنائے قرابت رسول حضرت علی ہیں۔ اور یہ تو کسی طرح بھی روا نہیں کہ رسالت ماب کا قریبی رشتہ دار محروم رہے اور دیگر لوگ خلیفہ بنادیئے جائیں۔

مگر اس ملعون کی یہ ناپاک سازش وقتی طور پر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دُرہ کے سامنے دب کر رہ گئی تھی۔ لیکن اس کے تعصب اسلام کے دبی ہوئی یہ چنگاریاں اس موقع کی تلاش میں تھیں کہ کب محافظ اسلام کی آپسی الفت و شائستگی کے زنجیر میں ٹوٹیں اور کب وہ شعلہ جوالہ بن کر خرمن اسلام کو خاکستر کر دے۔

صد افسوس! اس بدبخت کی یہ ناپاک امید حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بر آئی۔ جب اس نے اپنی شاطرانہ چال اور آپ رضی اللہ عنہ کی حلم و بردبار طبیعت سے پورا فائدہ اٹھا کر اپنی سازش میں سو فی صد کامیاب ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت واقع ہوتی۔ اور یہیں سے اس نے ہمیشہ کے لئے مسلمانوں کے درمیان تفرقہ کا بیج بو دیا۔ جو ہر دور میں اپنے برگ و بار لاتا رہا۔ بدقسمتی سے یہ منحوس ولایتی بیج ۱۸۵۶ء میں "بریلی" کی سرزمین پر احمد رضا خاں کی شکل میں پیدا ہو گیا اور استعماری طاقت کے بل بوتے پر پرورش پاتا رہا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک نئے دین و دھرم کا روپ اختیار کر گیا ایسے برگ و بار لایا کہ اسلام کا ہرا بھرا شجرہ طیبہ اس کی مسموم ہواؤں سے روز بروز مرجھانے لگا۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انگریز حکومت کو مسلمانوں سے سخت دھکہ لگا۔ اس جنگ آزادی میں مسلمان اگرچہ کامیابی سے ہمکنار تو نہ ہو سکے لیکن انگریز کو اتنا احساس ضرور ہو گیا تھا کہ جب تک مسلمانوں کی قوت ایمانی کو کمزور نہیں کیا جائے گا اس وقت تک آزادی کی بھڑکتی ہوئی آگ کو سرد نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ اس روباہ صفت قوم نے اپنی حکومت کی بقا کے لئے ایک نئی پالیسی اختیار کی۔ اس پالیسی کے تحت انہوں نے علماء ربانیین کے ضمیروں کی خرید و فروخت شروع کر دی۔ علماء سے بڑے بڑے عہدوں کے وعدے کئے گئے۔ دنیاوی عیش و تعیش کی حرص و

طمع دلائی گئی۔ مگر سب نے قل متاع الدنیا قلیل کہہ کر اس فانی عیش کو ٹھکرا دیا
اور والاخرۃ خیروابقی کہتے ہوئے ہزاروں علماء حق تختہ دار کی بلندی پر
چڑھتے رہے۔

لیکن قسمت کی سیاہی کچھ ایسے دنیا پرست علماء کے چہروں پر رونما ہوئی کہ انہوں نے
انگریز کی اس پیش کش کو سنہرا موقع سمجھ کر ہاتھ سے جانے نہ دیا اور خود آگے بڑھ کر
ان کی دلی خواہش کو بڑی خوشی سے قبول کر لیا۔ جن میں قابل ذکر مرزا غلام احمد
قادیانی اور دوسرے احمد رضا خاں بریلوی تھے۔ انگریز کو ان دو بہاروں سے وہ
تقویت ملی جو اس کو پوری حکومت برٹش کی طاقت سے بھی میسر نہ ہو سکتی تھی، اور
ان دونوں جیالوں نے بھی مسلمانوں کے خلاف حکومت کی پائیداری و ثابت قدمی
کے لئے بہت مختصر وقت میں وہ کارنمایا انجام دیئے جو ان کے آقا کی مادی توپیں
عرصہ دراز میں نہ کر سکیں۔

انگریز اپنی اس کامیابی پر بڑا خوش تھا۔ اب اس نے ان دو ہتھکنڈوں کو
استعمال میں لانے سے پہلے اسلامی نام کے مراتب سے نوازا۔
جناب مرزا صاحب کو عام انسانی سطح سے اٹھا کر مقام نبوت پر فائز کیا۔ تاکہ مسلم
علماء آزادی کے خیال کو چھوڑ کر اس نئے نویلے نبی کے فتنہ میں الجھ کر رہ جائیں۔
اور جناب بریلوی صاحب کو مسلمانوں کی آستین کا سانپ بنا کر مجددیت (اعلیٰ
حضرت) کے مرتبہ پر لا بٹھایا۔ لہذا آج بھی ان کی ذریت ناہنجان ان کو اسی انگریز کے
عطا کردہ القابات کے ساتھ پکارتی ہے۔ موصوف خاں صاحب کو بریلی میں یہ ذمہ
داری سونپی گئی جو بھی مسلمان حکومت وقت سے بغاوت کرے آپ کفری توپ سے
اس کو نشانہ بنائیں۔ چنانچہ اس خاص مشن کے تحت بریلی شریف میں مسلمانوں کو
کافر بنانے کے لئے توپیں نصب کر دی گئیں جو آج بھی بریلی شریف کے مرکزی

دارالافتاء سوداگران میں وراثتاً موجود چلی آرہی ہیں۔ خاں صاحب نے ان توپوں
کے استعمال سے خوب دل کے ارمان نکالے اور ہزاروں ہزار علماء کو کفر کا نشانہ
بنایا جنکو تفصیل کے ساتھ انشاء اللہ آپ آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

عرض میں یہ کر رہا تھا کہ بریلوی مجدد صاحب نے اس منصب پر فائز ہوتے ہی
حکومت وقت کے حق میں جو پہلا سنہرا کارنامہ انجام دیا وہ یہ کہ سارے علماء حق کے
فتوؤں کے خلاف ہندوستان کو دارالاسلام قرار دے دیا۔ اس عنوان پر ایک کتابچہ
بنام "اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام" تحریر کر ڈالا، جہاد کے خلاف فتوے
شائع کئے گئے کہ "ہم مسلمانان ہند پر جہاد فرض نہیں اور جو اس فرضیت کا قائل ہے
وہ مسلمانوں کا مخالف ہے انہیں نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔

اور بعینہ یہی فتوی مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی قافیہ بندی کر کے مسلمانوں کے
گلے کا ہار بنانا چاہا تھا، (دیکھئے المحجۃ المؤتمنۃ ص۔۲۰۸) ملاحظہ ہو۔

اے دوستو! جہاد کا اب چھوڑ دو خیال
دین کے لئے اب حرام ہے جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتوی فضول ہے

(تبلیغ رسالت)

لیکن جو قابل داد بات ہے وہ یہ کہ اس مسئلہ میں خاں صاحب کو دہرا فخر حاصل رہا
جہاں انہوں نے ایک طرف اپنے گورے آقاؤں کو سیاسی فائدہ پہنچایا انگریز

گورنمنٹ کو تقویت بخشی وہیں اپنے آباء کی روش اختیار کرتے ہوئے اسلام کا بظاہر ہمنوا بن کر جھوٹی حب رسول کے پس پردہ ایک نئی شریعت ایجاد کر ڈالی۔ اور اسلامی عقائد و شریعت محمدیہ کو سخت صدمہ پہنچایا۔ اور اپنی اس جدید شریعت کو مسلمانوں پر اس نوعیت سے تھوپنا چاہا کہ جو بھی اس سے سرمو انحراف کرے وہ اسلام سے خارج۔ اس طرح ان کی شریعت کی نظر میں نہ صرف ہندوستان بھر کے بلکہ بیرون ممالک کے بھی لاکھوں کروڑوں مسلمان اسلام سے بے دخل کردیئے گئے

مشغلہ ہے ان کا تکفیر مسلمانان ہند
ہے وہ کافر جس کو ہو ان سے ذرا بھی اختلاف

حضرت علامہ مرحوم علیہ الرحمہ نے بھی اس تکفیری مشن سے بیزار ہوکر فرمادیا تھا

چاہے تو خود ایک تازہ شریعت کرے ایجاد

چنانچہ مولوی خاں صاحب نے ایک نئی شریعت کر ہی دی ایجاد۔ اور مرتے دم اپنے گروہ کو یہ کہہ کر مرے کہ "میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے"۔

آیئے! دیکھتے ہیں کہ ان کی کتب سے کون سا وہ دین ہے جو ہر فرض سے زیادہ اہم فرض ہے۔ بریلوی اور اس کی شریعت نے سادہ دل مسلمانوں کو جو افکار و نظریات اور عقائد پاکیزہ مرحمت فرمائے کہاں تک اسلامی معیار پر اترتے ہیں۔ جو شریعت مصطفوی کے تعین کردہ فرائض سے زیادہ اہم فرض کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس کو ہم دو حصوں میں منقسم کرتے ہیں پہلا حصہ عقائد پر مشتمل ہے دوسرا فرائض پر۔

عقائد:- ہم سب حضور کے بندے ہیں۔ حضور اللہ تعالیٰ کے نائب ہیں۔ حضور کا رب حضور کی اطاعت کرتا ہے حضور ساری زمین اور تمام مخلوق کے ملک

ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے تمام خزانوں کے مختار کل نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی معبود کہنا جائز ہے۔ اولیاء کرام انتقال کے بعد تمام عالم میں تصرف کرتے اور کاروبار جہاں کی تدبیر کرتے ہیں ہر نبی ولی کی قبر کو سجدہ نجات کا باعث ہوتا ہے۔ (الامن والعلی) از احمد رضا۔

فرائض:- کسی ولی بزرگ کی قبر پر عمر بھر میں ایک بار چادر چڑھانے سے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ جس نے عرس میں شرکت کی اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ستر مقبول حج کا ثواب ملتا ہے۔ جس نے کسی ولی کے مزار پر چراغ روشن کیا قیامت میں وہ ولی اس کو ایسی روشنی عطا فرمائیں گے کہ جنت تک روشنی کی ضرورت نہ پڑے گی۔

فاتحہ خوانی، تیجہ، دسواں، بیسواں، پچیسواں تیس واں چالیس واں اور گیارویں، بارویں، تیرویں، نیز میلاد، قیام، عرس، قوالی، نذر و نیاز ایسے اصول شرعیہ ہیں کہ ان پر عمل کرنے والا کبھی گمراہ نہیں ہوسکتا۔

(تفصیل کے لئے دیکھئے جاء الحق)

خدا بچائے رکھے ہر اک بلا سے
خصوصا بریلویت کی وبا سے

از مصنف:

محمود ندوی